سوال

(587) کیا روپے کی زکواۃ پورا سال گزر جانے پر ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

کیا روپے کی زکواۃ پورا سال گزر جانے پر ہے۔ یا چند ماہ گزرنے پر۔ (سائل مذکور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

زکواۃ سال کے بعد ادا کرنی واجب ہوتی ہے۔ اگر پہلے بھی ادا کر دی جائے تو جائز ہے۔

تشریح

کیا رمضان المبارک میں عائد ہونے والی زکواۃ کو اگر کوئی شخص جماعتی ضروریات کے تحت پیشگی دے دے تو اس سے زکواۃ ادا ہو سکتی ہے۔ یا دوبارہ دینا ہو گا۔

جواب۔ صورت مسئولہ میں زکواۃ کیا دائیگی صحیح ہو جائے گی۔ دوبارہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ دوران حول یعنی وجوب اداء سے پہلے زکواۃ کا ادا کر دینا شرعا جائز اور درست ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ نے دو سال کی زکواۃ پیشگی لے لی تھی۔ پھر دوبارہ نہیں لی۔

"عن علی ان العباس بم عبد المطلبسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی تعجیل صدقة قبل ان تحل فرخص له فی ذلک" (رواہ احمد۔ ترمذي۔ وابوداؤد۔ وابن ماجہ۔ وغیرہم ورواہ البیقی)

کتبہ عبداللہ الرحمانی المبارکفوری۔ 6 شوال 70 ہجری من الھجرۃ۔ بروایت مولانا عبدالروف صاحب۔ صاحب نصاب کو زکواۃ پیشگی ادا کر دینا جائز ہے۔ واللہ اعلم۔ مسعود احمد نائب مفتی دارلعلوم دیوبند۔ الجواب۔ صحیح سید احمد علی سعید نائب مفتی دالرالعلوم دیوبند۔

زکواۃ نکالنے کے لئے رمضان شریف شرعا مخصوص نہیں۔ قرن اولیٰ میں رجب کے ماہ میں اکثر نکالتے تھے۔ چنانچہ موطا وغیرہ سے ظاہر ہے کہ زکواۃ کے لئے حال علیھا اکول شرطہ ہے۔ وہ بااعتبار اشخاص مختلف ہے۔ اس آخری زمانہ میں تو عوام میں صرف اللہ میاں رمضان میں ہی نزول اجلال فرماتے ہیں۔ گویا زکواۃ اسی ماہ میں ادا کرنا لازمی امر ہے۔ خیر خیرات بھی اسی ماہ س مخصوص رسول کریم ﷺ اسی ماہ میں ریح مرسلہ سے زیادہ سختی ہوتے۔ یہ تو نوافل صدقات سے صحیح سخی انسان ہوتا ہے۔ فرائض الٰہی سے اخراج سے سخی کہلانے کا ہرگز مستحق نہیں ہو سکتا۔ اس احداث فی الدین نے دوسرے صدقات کے راستے بند کر دیئے۔ رمضان میں اگر خیر خیرات ہو تو اس مال خدائی سے مثل حلوائی کی دکان پر نانا جی کی فاتحہ خدا کا

مال دے کر سخی کہلانا ان لوگوں سے سیکھے۔ بعضے تو صدقۃ الفطر نکال کر مٹھی مٹھی اناج کی بھی خیرات کرتے ہیں۔ اسلام نے مال زکواۃ نکالنے کا حکم دیا ہے۔ روکنے کا حکم نہیں دیا۔ صرف ذخیرہ بیت المال ہی میں امام وقت کرا سکتا ہے۔ لوگوں کو جمع رکھنے کا حکم نہیں۔ انہیں تو اس کے مصرف میں صرف ہی کر دینا چاہیے۔ اسی نے زکواۃ دی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص742

محدث فتویٰ